عفو۲: ۲۸۹ رھبانیة ۵۷: ۲۷ تکاثر ۵۷: ۲۰، ۱۰۲: ۱

مرتب نے اپنے مقدمہ کے آغاز میں تحریر کیا ہے کہ "کتاب کا مقصد ان محققین کی مدد کرنا ہے جو اسلامی معاشیات پر بحث وتحقیق کا کام کرنا چاہتے ہیں لیکن اپنے دینی واسلامی ورثہ تک انکی رسائی نہیں ہے۔" (ص۱۵) مذکورہ بالا نقائص کو دیکھتے ہوئے یہ بات بلا تامل کہی جا سکتی ہے کہ کتاب اپنے مقصد کو پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہے۔ جن اداروں کی امداد واہتمام سے کتاب شائع ہوئی ہے یہ ان کے معیار کے بارے میں بھی شک وشبہ پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ خدا کرے آئندہ طباعتوں میں یہ خامیاں دور ہو سکیں۔ (عبدالعظیم اصلاحی)

• پوتر قرآن (سُگم پرچیہ)

مترجم ونود چندر پانڈے

ناشر: سدھارتھ پبلی کیشنز، نئی دہلی۔ ۲۰

سنہ اشاعت ۱۹۹۴ء ہدیہ: ۵۰۰ روپے

"پوتر قرآن (سُگم پرچیہ)" کے نام سے ہندی میں قرآن کا ایک نیا ترجمہ ابھی حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ اس کے مترجم شری ونود چندر پانڈے ہیں جو بھارت سرکار کے کیبنٹ سکریٹری رہ چکے ہیں۔

پانڈے جی نے لکھا ہے کہ قرآن انسانی کلام نہیں ہے بلکہ وحی ہے۔ اس لیے اصل قرآن (عربی متن)، کی جگہ کوئی ترجمہ نہیں لے سکتا خواہ وہ کتنا ہی کامیاب ترجمہ کیوں نہ ہو۔ پانڈے جی لکھتے ہیں کہ ان کی یہ کوشش محض اس لیے ہے کہ ہندی جاننے والے لوگ قرآن کے پیغام سے واقف ہو سکیں۔

پانڈے جی نے قرآن کا ترجمہ نثر میں کرنے کے بجائے نظم معرّیٰ میں کیا ہے اور اس کی وجہ موصوف نے یہ بتائی کہ قرآن کی آیات میں نغمگی اور صوتی آہنگ پایا جاتا ہے اس کے علاوہ اکثر سورتوں میں کئی تھیم THEME ہیں اور ان کے مابین نہایت لطیف سلسلہ وربط پایا جاتا ہے، نثری ترجمے میں اس کی رعایت نہایت دشوار ہے۔

مترجم نے اپنی ایک گفتگو میں کہا کہ میں ونوبا بھاوے کے اُس کام کو صحیح نہیں سمجھتا

جوانھوں نے روح القرآن کے عنوان سے کیا ہے۔ انھوں نے اپنی پسند کی آیات منتخب کرلی ہیں اور دوسری ان بہت سی آیتوں کو جوان کے اپنے خیالات سے مطابقت نہیں رکھتی تھیں نظر انداز کر دیا ہے۔ آدمی یا تو پورے قرآن کو لے یا پھر پورے کو چھوڑ دے۔ ہمیں کسی ایسے انتخاب کا کوئی حق حاصل نہیں ہے جس سے اصل کتاب کا صحیح تعارف حاصل نہ ہو سکے۔ پھر کسی پھول کی صرف چند پنکھڑیوں سے اپنا تعلق ظاہر کرنا اس پھول کی اہانت بھی ہے۔

قرآن ایک مقدس مذہبی صحیفہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ ادب کا بھی ایک بے مثال شاہکار ہے۔ پانڈے جی نے اس کا ترجمہ نظم کی شکل میں کر کے قرآن کی ادبی حیثیت کو ترجمہ میں بھی باقی رکھنے کی حتی الوسع کوشش کی ہے۔ یہ ترجمہ میں نے کہیں کہیں سے دیکھا ہے۔ بعض خامیوں اور قابلِ اصلاح چیزوں کے باوجود اس میں شبہ نہیں کہ یہ ترجمہ قرآن کے تراجم کے سلسلہ میں جدید امکانات کے دروازے کھولتا ہے۔

عام ترجموں کو پڑھتے وقت یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم ایک مذہبی کتاب پڑھ رہے ہیں۔ لیکن یہ احساس نہیں ہوتا کہ ہم ایک مذہبی ہی نہیں بلکہ ایک ایسی کتاب پڑھ رہے ہیں جس کا مقام ادبی اعجاز کے لحاظ سے بھی نہایت بلند ہے۔

مترجم نے قرآن کی سورتوں کو مباحث کے لحاظ سے گروپوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور سورتوں کی ترتیب میں گروپ ہی کا لحاظ رکھا ہے۔ البتہ CONTENT میں یہ دکھا دیا ہے کہ اصل عربی قرآن میں سورتوں کی ترتیب کیا ہے۔

پانڈے جی نے لکھا ہے کہ قرآن کو پہلی بار پڑھنے والوں کے لئے آسانی اسی میں ہے کہ وہ قرآن کو اس کی آخری سورتوں سے شروع کریں جو نہایت موثر اور واضح طور پر شاعرانہ محاسن کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ پھر قرآن کی شروع کی طویل سورتوں کا مطالعہ کریں جن کو سمجھنے کے لئے اسلام کے ابتدائی ایام میں پیش آنے والے واقعات سے واقفیت بھی ایک درجہ میں ضروری ہے۔

پوتر قرآن کی طباعت دیدہ زیب و معیاری ہے اور یہ خوبصورت جلد و ڈسٹ کور سے مزین ہے۔

(محمد فاروق خاں)